© rasailojaraid.com

# تصحیح و استدراک

ایک طالب علم کا ایک علمی خط

آزاد بھون نئی دھلی

۳۰ ستمبر ۱۹۸۰ء

مکرمی و محترمی زید مجدکم !

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

امید ھے مزاج گرامی بخیر ھوں گے ۔

آپ کو یہ معلوم کرکے مسرت ھوگی کہ میں نے ۱۵ ستمبر سے I. C. C. R کے عربی مجلہ ''ثقافۃ الھند،، کے نائب مدیر کی حیثیت سے کام شروع کر دیا ھے اور دھلی آگیا ھوں ۔ یہ ملازمت قابل ذکر ھو تو ھو مگر قابل فخر ھرگز نہیں ۔ میرا طبعی رجحان ۔ جیسا کہ آپ کو بخوبی علم ھے ۔ اکیڈمی اور لائیبریری کی جانب ھے ۔ اور میں قرآن اور قرآن کی زبان کی خدمت کرنا چاھتا ھوں ۔

صوفی صومعہ عالم قدسم لیکن حالیا دیر مغانست حوالت گاھم

دعا کیجئے میری حقیر صلاحیتوں کو صحیح مصرف مل جائے ۔

آپ کی پاکستان روانگی کے بعد ھی سے خط لکھنا چاھتا تھا مگر اس کے ساتھ ھی فکر و نظر کے لئے ایک مقالہ بھی بھیجنے کی خواھش تھی ۔ دمشق کی مجمع اللغۃ العربیۃ کے نائب صدر ڈاکٹر شاکر فحام کا ایک طویل مقالہ ''الدلائل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



فی غریب الحدیث للعوفی السرقسطی،، کے عنوان سے مجمع کے مجلہ میں شائع ہوا تھا۔ غریب الحدیث کے موضوع پر عوفی کی یہ کتاب بہت اهمیت رکھتی ہے۔ اس وقت تک دنیا میں اس کے کسی مکمل نسخہ کا سراغ نہیں لگ سکا ہے۔ کتاب کے جو تین نسخے ظاهریہ، استانبول اور رباط میں موجود هیں ان سب کا پہلا حصہ غائب ہے، صرف دوسرا اور تیسرا حصہ موجود ہے۔ مولانا عبد العزیز میمنی مرحوم کی نگاہ سے ظاهریہ کا نسخہ گزرا تھا اور انھوں نے کتاب کی اهمیت کے پیش نظر هی عزالدین تنوخی کو اس کی تحقیق و اشاعت کی جانب توجہ دلائی تھی۔ تنوخی نے کام بھی شروع کردیا تھا مگر اسی دوران ان کا انتقال هوگیا۔ ان کے بعد ڈاکٹر شاکر فحام نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور بطور مقدمہ ۱۰۰ صفحات میں چوتھی صدی هجری کے نصف تک علم غریب الحدیث کے ارتقاء کا جائزہ اور کتاب کے مخطوطات کا مفصل تعارف پیش کیا۔ یہ مقدمہ نہایت محققانہ ہے۔ پروفیسر مختار الدین احمد صدر شعبہ عربی کی فرمائش پر میں نے اس کا ترجمہ اردو میں کیا مگر ابھی تک اشاعت کی نوبت نہیں آئی۔ مقدمہ کے نصف ثانی میں جو مخطوطات کے تعارف پر مشتمل ہے چونکہ کثرت سے عربی عبارتیں هیں اس لئے باوجود مفید هونے کے اردو رسالہ کے لئے شائد موزوں نہ هو۔ لیکن نصف اول جو غریب الحدیث کے ارتقا پر ہے اگر شائع هوجائے تو خاصے کی چیز ہے اور اس سے همارے علمی حلقوں کو (خاص طور پر پاکستان میں جہاں علمی کتابیں بڑی دھوم دھام سے شائع هو رهی هیں) اندازہ هوگا کہ بحث و تحقیق کا کیا معیار هونا چاهئے۔ اب تک میں اس مقالہ کو فکر و نظر کے لئے مناسب طور پر نقل نہ کر سکا اس لئے خط لکھنے میں بھی تاخیر هوتی گئی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



پچھلے دنوں دھلی آیا تو فکر و نظر کے جولائی کے شمارہ میں مولانا فراھی کا خط اور اس پر آپ کا نوٹ نظر سے گزرا۔ پھر تازہ شمارہ میں ''منظومہ صرف،، کا تحفہ ملا اور محاسن الشعر پر تبصرہ بھی۔ باقیات فراھی کی اشاعت پر جو مسرت ہوئی ا سے بیان نہیں کر سکتا۔ یہ سلسلہ جاری رھنا چاھئے۔ ھم سب اللہ تعالی سے دعا کرتے ھیں کہ آپ نے جس عظیم الشان مہم کو سر کرنے کا عزم کیا ھے وہ بخیر خوبی تمام ھو۔

منظومہ صرف کے تعارف میں اور پھر محاسن الشعر پر تبصرہ کے ضمن میں آپ نے ایک طالب علم کی حوصلہ افزائی کے لئے جو غیر معمولی تعریفی کلمات لکھے ھیں انہیں پڑھتا ھوں اور خود پر نظر ڈالتا ھوں تو بڑی شرمندگی ھوتی ھے۔

محاسن الشعر کا دوسرا حصہ کئی سال پہلے مرتب ھو چکا تھا اور زیر درس بھی ھے لیکن طباعت کی نوبت اب آئی ھے۔ خدا کرے جلد منظر عام پر آجائے۔

منظومہ صرف کے متن میں چند بظاھر طباعت کی غلطیاں(۱) راہ پا گئی ھیں۔ ان کی تصحیح ضروری ھے۔ مولانا کے مسودہ سے جو نقل آپ نے تیار کی ھے اگر خدا نخواستہ اس میں بھی ایسا ھی ھے تو ا سے سہو قلم سمجھنا چاھیئے۔

۱۔ نسبت فعل از بفاعل ھست معروفش بخواں وزسوی مفعول، مجہولش بخواں زیں انتما

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ''بفاعل،، سے پہلے ''از،، کی بجائے

(۱) یہ کتابت کی بوالعجبیاں ھیں جو پہلے ایڈیٹر کے لئے بعد میں قارئین کے لئے سوھان روح ھیں۔ ''غلط الکاتب و خبط المصنف،، لیکن دونوں صورتوں میں مورد الزام ایڈیٹر ھی ٹھہرتا ھے۔ میں خود کو فکر و نظر کی ان فروگزاشتوں کی ذمہ داری سے بری نہیں سمجھتا مگر اپنے آپ کو بے بس پاتا ھوں۔ (مدیر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



''ار،، (رائے مہملہ) اسی طرح دوسرے مصرعہ میں بھی ''سوی،، سے پہلے ''وز،، کی بجائے ''ور'' (رائے مہملہ) ہونا چاہئیے -

۲ - شعر نمبر ۲۰ اور ۲۸ میں مزارع،، چھپ گیا ہے ''مضارع،، ہونا چاہئیے -

۳ - داں بود تقسیم درسہ سطر از روئے عدد باز در ہر سطر غائب و حاضر و قائل جدا

شعر کے دوسرے مصرعہ میں ''غائب کے بعد'' و،، زائد ہے جس کی وجہ سے مصرعہ وزن سے گر گیا ہے -

۴ - ہفدہ است الفاظ شرط ان، ما، و، ای، من، متی این، ایان، و ان انچہ منضم شد بما

''ایان،، کے بعد ''ان،، کی بجائے ''انی'' ہونا چاہئیے- ''ان،، کا ذکر پہلے مصرعہ میں گزر چکا ہے -

۵ - آخری شعر میں ''منضم،، کی ''ض،، پر کسرہ چھپا ہے فتحہ ہونا چاہئیے -

فکر و نظر کے اسی شمارہ میں مولانا عبدالعزیز میمن مرحوم کے صاحبزادے محترم جناب محمد محمود میمن کا ایک مضمون ''علامہ میمنی کا علمی مرتبہ،، کے عنوان سے شائع ہوا ہے - مولانا میمن کے انتقال کے بعد ان پر جو مقالات اردو اور عربی میں شائع ہوئے ہیں جہاں تک ممکن ہو سکا انہیں حاصل کر کے پڑھنے کی کوشش کی، ان میں سب سے مفصل اور مرتب مجمع اللغۃ العربیہ دمشق کے نائب صدر ڈاکٹر شاکر فحام کا مقالہ ہے جو ۴۳ صفحات پر مشتمل ہے اور مجلۃ المجمع کے جنوری ۱۹۷۹ء (المجلد ۵۴ الجزء الاول) کے شمارہ میں شائع ہوا - عربی ادب کے ایک ادنی طالبعلم ہونے کے تعلق سے مولانا میمن مرحوم سے مجھے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



بھی گہری عقیدت ہے۔ فکر و نظر کے تازہ شمارہ کی فہرست میں محمد محمود میمن صاحب کے مضمون پر نظر پڑی تو بڑی خوشی ہوئی۔ اس لئے کہ ان کو میمن صاحب سے جو نسبت حاصل ہے اس کی وجہ سے وہ ان کی شخصیت کے بہت سے ایسے گوشوں پر روشنی ڈال سکتے ہیں جن سے واقف ہونا دوسروں کے لئے مشکل ہے۔ لیکن مضمون پڑھ کر سخت مایوسی ہوئی۔ بڑا سرسری مضمون انہوں نے لکھا۔ خصوصاً میمن صاحب کی تصانیف کے سلسلہ میں جو معلومات انہوں نے فراہم کی ہیں وہ ناقص بھی ہیں اور غیر مرتب بھی۔ ان میں متعدد فروگزاشتیں ہیں جن کی تصحیح ضروری ہے۔ مثلاً :۔

۱ ۔ فاضل مضمون نگار علامہ میمن کی تصنیفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''ان کا تیسرا نمایاں تحقیقی کام ''الوحشیات،، ہے۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے شاعر ابو تمام کے کلام کی ضروری تصحیح کی۔ اور اسے مرتب کرکے شائع کرایا،،۔

''الوحشیات،، ابو تمام کا کلام نہیں ہے جیسا کہ مضمون نگار نے لکھا ہے بلکہ عربی شاعری کے ان متعدد انتخابی مجموعوں میں سے ایک ہے جو ابوتمام نے مرتب کئے تھے۔ ان میں ''حماسه،، کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ ''الوحشیات،، کو ''حماسه،، سے ممیز کرنے کے لئے ''الحماسة الصغرى،، بھی کہتے ہیں۔

۲ ۔ کتاب الوحشیات کے ہی سلسلہ میں رقمطراز ہیں :۔

''ان کا یہ کام کراچی میں پایہ تکمیل کو پہنچا،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



یہ بھی خلاف واقعہ ہے ۔ کتاب ''الوحشیات،، کی تحقیق کا کام علی گڑھ کے زمانہ قیام میں مکمل ہوا ۔ علامہ نے مقدمہ میں ۳ مئی ۱۹۴۰ء کی تاریخ لکھی ہے ۔ بعد میں الاستاذ محمود محمد شاکر نے اس پر نظر ثانی کی ۔ حواشی میں اضافہ کیا ۔ اور آخر میں ص ۳۰۷ سے ص ۳۲۶ تک ''استدراک،، بھی شامل کیا ۔ دارالمعارف مصر نے ۱۹۶۳ء میں یہ کتاب شائع کی ۔

۳ ۔ اسی سلسلہ میں فاضل مضمون نگار لکھتے ہیں ۔

''امام عبد القاهر الجرجانی نے ابو تمام اور متنبی کے دواوین کا انتخاب ''الطرائف الادبیة،، کے نام سے کیا تھا، اسے بھی انہوں نے حواشی اور ضروری تشریحات کے ساتھ المختار من شعر المتنبی و البحتری وابی تمام للامام عبدالقاهر الجرجانی کے نام سے شائع کرایا،، ۔

اس میں بھی مضمون نگار کو دھوکا ہوا ۔ واقعہ یہ ہے کہ علامہ میمن نے چند دواوین اور نوادر جمع کئے تھے اور انہیں تحقیق سے مرتب کیا تھا ۔ انہی کا مجموعہ ''الطرائف الادبیة،، کے نام سے ''لجنة التالیف و الترجمة و النشر،، نے ۱۹۳۷ء میں شائع کیا ۔ یہ مجموعہ دو حصوں میں ہے ۔ قسم اول، (۱) دیوان الافوه الاودی (۲) دیوان الشنفری الازدی اور (۳) و نادر قصائد پر، اور قسم دوم، (۱) دیوان ابراهیم بن العباس الصولی اور (۲) المختار من شعر المتنبی و البحتری و ابی تمام للجرجانی پر مشتمل ہے ۔

اس سے واضح ہوگیا کہ جرجانی نے متنبی ،بحتری اور ابو تمام کا جو انتخاب کیا ہے وہ اس مجموعہ کا صرف ایک جزء ہے ، نیز اس انتخاب کا نام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



''الطرائف الادبیۃ،، نہیں ہے بلکہ خود میمن صاحب نے اس مجموعہ کا نام ''الطرائف الادبیۃ،، رکھا ہے۔

۴۔ سمط اللآلی، ابو العلاء ومااليه، الوحشیات، اقلید الخزانۃ اور الطرائف الادبیۃ کے بعد لکھتے ہیں :

''ابو تمام کا دیوان الحماسۃ الصغری اور علی حمزہ بصری کی التنبیہات علی اغالیط الرواۃ شائع کیں،،

گویا مضمون نگار کے نزدیک دیوان ''الحماسۃ الصغری،، مذکورہ ''الوحشیات،، کے علاوہ کوئی اور کتاب ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ وضاحت گزر چکی ہے۔

۵۔ ان کتابوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں :۔

''ان چھ کتابوں کے علاوہ ان کی دیگر تالیفات جن کا مجھے علم ہو سکا۔ الخ،، جب کہ سات کتابوں کا ذکر گزر چکا ہے۔ الوحشیات اور الحماسۃ الصغری کو دو علیحدہ کتابوں کی حیثیت سے ذکر کیا گیا ہے۔

٦۔ اس کے بعد ۲۳ کتابوں کے نام گنائے گئے ہیں جن میں سب سے پہلے ''زیادات دیوان شعر المتنبی،، کا ذکر کیا ہے۔ اور سات کتابوں کے بعد پندرھویں(۱۵) نمبر پر ''الفائت من شعر المتنبی،، کے نام سے ایک کتاب کا ذکر ہے۔ حالانکہ دونوں کا مفہوم ایک ہے۔ مضمون نگار کو غالباً غلط فہمی ہوئی۔ الفائت من شعر المتبنی،، کی بجائے ان کو فائت شعر ابی العلاء،، لکھنا تھا۔ یہ کتابچہ ابو العلاء وما الیہ کے ساتھ ہی شائع ہوا تھا۔

۷۔ تیرھویں (۱۳) نمبر پر ''ثلاث رسائل نادرہ،، کا ذکر ہے اور انتیسویں (۲۹) پر کتاب ''لحن العامہ،، کا۔ ''ثلاث رسائل نادرہ،، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے تین رسائل کا مجموعہ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



یعنی :

۱ - مقالة کلا لابن فارس

۲ - ما تلحن فیه العوام للکسائی

۳ - رسالة ابن عربی الی الفخر الرازی

معلوم ہوا کہ ''لحن العامہ،، ثلاث رسائل نادرہ میں شامل ایک رسالہ ہے۔ اگر اس کو علیحدہ سے ذکر کرنا ضروری تھا تو ''ثلاث رسائل نادرہ،، کی بجائے تینوں رسائل کو علیحدہ علیحدہ ذکر کرنا چاہئیے تھا ۔

۸ - آخر میں لکھتے ہیں :-

''ان کا ایک مضمون بعنوان ابو عمر الزاہد مجلة المجمع العلمی الہندی علی گڑھ (ہندوستان) میں ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا ۔ شاید یہ والد محترم کا طبع شدہ آخری مضمون ہو،،

مجمع اللغة العربیة دمشق میں، قاعدہ ہے کہ جس کو وہ رکن کی حیثیت سے منتخب کرتے ہیں اسے کوئی مقالہ پیش کرنا ہوتا ہے ۔ علامہ میمن کا جب انتخاب ہوا تو ابتدا میں ان کا ارادہ تھا کہ وہ نعمان بن بشیر الانصاری کے دیوان کا تحقیقی ایڈیشن تیار کریں گے ۔ مگر بعد میں انھوں نے ابو عمر الزاہد کی کتاب المداخل مرتب کی اور ابو عمر الزاہد کے مفصل حالات تحریر فرمائے ۔ کتاب المداخل کی تحقیق ذوالقعدہ ۱۳۳۶ھ مطابق مئی ۱۹۲۱ء میں علی گڑھ کے زمانہ قیام میں مکمل ہوئی ۔ مجمع اللغة نے کتابی شکل میں تو ابھی یہ کتاب شائع نہیں کی لیکن مجلہ میں ۱۹۲۹ء ہی میں قسط وار شائع کردی تھی ۔ (۱)

۱ - ملاحظہ ہو مجلة المجمع مجلد ۹ ٪ ۳۳۹ - ۳۶۰، ۵۳۲ - ۵۴۴، ۶۰۱ - ۶۱۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



مجلة المجمع العلمی الهندی نے اپنے اولیں شمارہ جون ۱۹۷۶ء میں ابو عمر الزاهد کے حالات زندگی کو جو مجلة المجمع العلمی دمشق میں شائع هو چکے تھے دوبارہ شائع کیا ۔ اس سے معلوم هوا کہ جسے محمد محمود میمن صاحب اپنے والد محترم کا آخری مضمون سمجھ رهے هیں وہ ۱۹۲۹ء میں شائع هو چکا هے ۔

علامہ میمن کا آخری طبع شدہ مضمون ''من نسب الی امر الشعراء،، هے جسے ان کے شاگرد رشید ڈاکٹر سید محمد یوسف مرحوم نے میمن صاحب کے کاغذات سے مرتب کیا تھا ۔ یہ مضمون مجلة المجمع میں ۱۹۷۷ء میں شائع هوا هے ۔۱

۹ ۔ فاضل مضمون نگار نے روزنامہ جنگ سے جمیل الدین عالی کے حوالہ سے ایک اقتباس نقل کیا هے جس میں شیخ الازهر محمود شلتوت کا نام محمد شلطوت لکھا هے یعنی ''محمود،، کی بجائے ''محمد،، اور شلتوت کی املا ''ت،، کی بجائے ''ط،، لکھی هے جو صحیح نہیں هے ۔

حق تو یہ تھا کہ هندوپاک کے علمی رسائل خصوصاً اورینٹیل کالج میگزین لاهور اور الدراسات الاسلامیہ اسلام آباد مولانا میمن کی حیات و خدمات پر خصوصی نمبر شائع کرتے لیکن ابھی تک میری محدود اطلاع کے مطابق کوئی ایسا جامع مقالہ بھی شائع نہیں هو سکا جس میں ان کی زندگی اور کارناموں پر مکمل تحقیق سے روشنی ڈالی گئی هو ۔ ڈاکٹر شاکر فحام کو اردو سے ناواقفیت کی وجہ سے علامہ کے ان مقالات کا علم نہیں هوسکا جو اردو رسائل میں شائع هوئے

---

۲ ۔ ملاحظہ هو مجلة المجمع مجلد ۵۲ / ۵۸۱ - ۶۱۲، ۷۵۵ - ۷۸۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہیں ۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مقالہ کے آخر میں معذرت ظاہر کی ہے ۔ پھر علامہ کی زندگی کے حالات اور معمولات و ملفوظات سے جو واقفیت ان کے تلامذہ ، عزیزوں اور دوستوں کو ہو سکتی ہے وہ دوسروں کے لئے ممکن نہیں اس لئے ان کا فرض ہے کہ وہ یہ خدمت انجام دیں ۔

مجھے احساس ہے کہ یہ خط خاصا طویل ہو گیا، ذاتی حصہ کو علیحدہ کرکے ''تصحیح و استدراک،، سے متعلق حصہ فکر و نظر کے آئندہ شمارے میں شامل فرمائیں ۔ فکر و نظر نائب میں کب سے آرہا ہے ؟ آپ کا کام کس مرحلہ میں ہے ؟ علی گڑھ میں لوگ خصوصاً فرخ جلالی صاحب(۱) آپ سے بہت متاثر ہیں ، آپ کی سادگی اور پتہ ماری کو دیکھ کر انہیں تعجب ہوا ۔ عام طور پر جن محققین سے ان کا سابقہ پڑتا ہے آپ کو ان سے بہت مختلف پایا ۔

والسلام

محمد اجمل اصلاحی

اصلاحی کاٹیج، جامعہ نگر، نئی دہلی، ۱۱۰۰۲۵

---

(۱) ۔ کلکتے کا جو ذکر کیا تونے ہمنشیں اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے

علی گڑھ کی زیارت اور اس سے وابستہ بہت سی یادیں اور باتیں، بھولی تو نہیں تھیں، ہاں دنیوی مکروہات، روز افزوں مصروفیات اور استداد وقت کے غبار میں ان کے نقوش دھندلا ضرور گئے تھے ۔ اچھا ہوا یاد دلا کر آپ نے انہیں اجاگر کر دیا ۔ دل منت گزار یوں تو بہتوں کا ممنون ہے مگر جلالی صاحب کا ملنا تو میرے حق میں ملاقات مسیحا و خضر سے بہتر ثابت ہوا ۔ باقی صفحہ ٦٥ پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



یہ واقعہ ہے کہ فرخ جلالی کی رہنمائی اور مدد مجھے حاصل نہ ہوتی تو میرے لئے کام کا سمیٹنا مشکل ہوجاتا۔ انھوں نے ہزاروں صفحات کی ورق گردانی سے مجھے بے نیاز کر دیا اور جس کام کے لئے مہینوں کی مدت درکار ہوتی اس سے میں پندرہ دن میں فارغ ہو گیا۔ میں خود ان کی سادگی، ذوق جستجو اور وسعت نظر سے بے حد متاثر ہوا تھا۔ اور اس سے زیادہ ان کے ایثار و خلوص اور بے لوث جذبہ خدمت سے۔ دوسروں کے کام آنا شاید ان کا من بھاتا دلپسند مشغلہ ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اتنا باصلاحیت آدمی اس طرح ناقدری کا شکار ہے۔ وہ ان دنوں علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ میں کسی معمولی خدمت پر مامور ہیں۔ مولانا آزاد لائبریری میں سر سید روم کو انھوں نے کھنگال ڈالا ہے جس میں زیادہ تر پرانا ریکارڈ اور نوادرات محفوظ ہیں۔ مجھے زیادہ تر کام کی باتیں اسی میں ملیں۔ اور ان کے لئے میں فرخ جلالی کا مرہون منت ہوں۔ سر سید روم کے بعد اپنے کام کے سلسلے میں میری دلچسپی کی دوسری جگہ سرسید ہاؤس تھی جس میں آرکائیوز محفوظ کئے گئے ہیں اور جس کا نام اب غالباً سرسید اکیڈمی رکھا گیا ہے۔ اسے سرسید کے رہائشی بنگلے میں قائم کیا گیا ہے۔ پروفیسر خلیق نظامی صدر شعبہ تاریخ اس کے ڈائرکٹر ہیں۔ اور اسی شعبے کے ایک دوسرے استاذ ڈاکٹر وصی کو اکیڈمی کا انچارج بنایا گیا ہے۔ میں نے یہاں بھی کچھ وقت گذارا۔ لیکن مجھے یہاں زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ جو کچھ یہاں ہے انبار کی صورت میں ہے۔ درجہ بندی اور ترتیب کا کام ابھی باقی ہے۔ دوسرے یہ کہ یہاں مجھے کوئی فرخ جلالی نہیں ملا۔ ہزاروں صفحات کی مجلدات کو کھنگالنے کے بعد بمشکل دو چار سطریں ملیں۔ اس تجربہ

باقی صفحہ ٦٦ پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



سے گزرنے کے بعد جلالی صاحب کی صحیح قدر معلوم ہوئی۔ وہ نہ ہوتے تو میں شاید علی گڑھ سے بے نیل مرام واپس آتا یا زیادہ سے زیادہ چند کلیوں پر قناعت کرکے بیٹھ رہتا۔

علی گڑھ میں میرا کام کوہ کندن کاہ بر آوردن کے مصداق تھا۔ جو ملا وہ بہت ہے لیکن جو رہ گیا وہ بھی کم نہیں۔ کاش پابندیوں سے آزاد ہو کر کام کرنے کا موقع ملتا۔ قیام علی گڑھ کے زمانے کا فرخ جلالی کے علاوہ بھی بے شمار بزرگوں اور دوستوں کا قرض ہنوز واجب الادا ہے۔ اس وقت جو نام آسانی سے یاد آرہے ہیں ان میں علی اختر خاں، اشتیاق ظلی، اشتیاق اعظمی، اقبال انصاری اور احمد سورتی برادر خورد مولانا عبدالرحمان طاہر سورتی ریڈر ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کی کرم فرمائیوں کا ذکر ابھی باقی ہے۔ لیکن یہ اس کا محل نہیں۔ یوں بات بہت طویل ہو جائے گی۔ (اصلاحی)

© rasailojaraid.com